جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ایک یادگار اور تاریخی خطاب

کارواں کی بات میرِ کارواں سے پوچھیئے
تارے مسکرائے کیوں آسماں سے پوچھیئے

قطع نظر اس کے کہ اس کا انجام کیا ہوگا مجھے پاکستان بن جانے کا اتنا ہی یقین ہے جتنا اس بات پر کہ صبح کو سورج مشرق سے ہی طلوع ہوگا۔ لیکن یہ پاکستان وہ پاکستان نہیں ہوگا۔ جو دس کروڑ مسلمانوں کے ذہنوں میں اس وقت موجود ہے۔ اور جس کے لئے آپ بڑے خلوص سے کوشاں ہیں۔ ان مخلص نوجوانوں کو کیا معلوم کہ کل ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ بات جھگڑے کی نہیں۔ سمجھنے سمجھانے کی ہے۔ سمجھا دو مان لوں گا۔ لیکن تحریک پاکستان کی قیادت کرنے والوں کے قول و فعل میں بلا کا تضاد اور بنیادی فرق ہے۔ اگر آج مجھے کوئی ایسی بات کا یقین دلا دے کہ ہندوستان کے کسی قصبہ کی گلی میں کسی شہر کے کسی کوچہ میں حکومت الٰہیہ کا قیام اور شریعت اسلامیہ کا نفاذ ہونے والا ہے۔ تو رب کعبہ کی قسم! میں آج بھی اپنا سب کچھ چھوڑ کر آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ لیکن یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ کہ جو لوگ اپنے جسم پر اسلامی قوانین نافذ نہیں کر سکتے وہ اس کروڑ افراد کے وطن میں کس طرح اسلامی قوانین نافذ کر سکتے ہیں؟ یہ ایک فریب ہے اور میں یہ فریب کھانے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں۔

ادھر مشرقی پاکستان ہوگا۔ ادھر مغربی پاکستان ہوگا۔ درمیان میں چالیس کروڑ ہندو کی متعصب آبادی ہوگی۔ جس پر اس کی اپنی حکومت ہوگی، اور وہ حکومت لالوں کی حکومت ہوگی، ...... مکار لالے...... ہندو اپنی مکاری اور عیاری سے پاکستان کو ہمیشہ تنگ کرتے رہیں گے۔ اسے کمزور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اس تقسیم کی بدولت آپ کا پانی روک دیا جائے گا۔ آپ کی معیشت تباہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اور آپ کی یہ حالت ہوگی۔ کہ بوقت ضرورت مشرقی پاکستان۔ مغربی پاکستان کی اور مغربی پاکستان مشرقی پاکستان کی مدد سے قاصر ہوگا۔

اندرونی طور پر پاکستان میں چند خاندانوں کی حکومت ہوگی۔ اور یہ خاندان زمیندار، صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کے خاندان ہوں گے، انگریز کے پروردہ فرنگی سامراج کے خود کاشتہ پودے، سرداروں، نوابوں اور جاگیرداروں کے خاندان ہوں گے۔ جو اپنی من مانی کارروائی سے محب وطن اور غریب عوام کو پریشان کر کے رکھ دیں گے۔ غریب کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ ان کی لوٹ کھسوٹ سے پاکستان کے کسان اور مزدور نان شبینہ کو ترس جائیں گے۔ امیر روز بروز امیر تر اور غریب، غریب تر ہوتے چلے جائیں گے،.... یہاں وحشت، درندگی کا دور دورہ ہوگا، بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہوگا۔ انسانیت اور شرافت کا گلہ گھونٹ دیا جائے گا اور کسی کی عزت محفوظ نہیں ہوگی۔ نہ مال نہ جان نہ ایمان......! (اردو پارک۔ دہلی اپریل ۱۹۴۶ء)

اور پھر پاکستان پر رفتہ رفتہ وہی لوگ قابض ہو جائیں گے جو آج بھی انگریز کے غم خوار و نمک خوار ہیں۔ پاکستان امراء کی ایک جنت ہوگی لیکن ننانوے فیصد عوام کے لئے یہی شب روز ہوں گے۔ اسلام ایک مسافر کی طرح ہوگا۔ (امرتسر ۱۹۴۶ء)